اصلاحِ نسواں

سماحۃ الشیخ محمد⊙ بن ابراہیم آلِ شیخ
ترجمہ: مولانا عمر فاروق سعیدی☆

# مسلمان دوشیزاؤں، خواتین اور ان کے
# والدین / سرپرستوں کے نام کھلا خط

اللہ کے بندے محمد بن ابراہیم —— اللہ اس پر رحم فرمائے —— کی طرف سے، اپنے تمام مسلمان بھائیوں کے نام، جو اسے ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ایسے اعمال کی توفیق دے جو اُسے راضی کرنے والے ہوں، اور ہمیں ایسے اعمال و اسباب سے محفوظ رکھے جو اُس کی نافرمانی اور ناراضگی کا سبب ہوسکتے ہوں۔ اما بعد!

---

☆ انتخاب و ترجمہ: ابوعمار عمر فاروق سعیدی، سابق مدیر التعلیم جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی
حال مدرّس جامعہ مرأۃ القرآن والحدیث، منڈی واربرٹن، ننکانہ

⊙ سابق مفتی اعظم سعودی عرب...... فضیلۃ الشیخ محمدؒ بن ابراہیم آل شیخ، ابوعبدالعزیز محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن امام محمد بن عبدالوہاب رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ۱۷ محرم ۱۳۱۱ھ کو آنجناب کی شہر ریاض (سعودی عرب) میں ولادت ہوئی اور اپنے والدِ گرامی جناب ابراہیم عبداللطیفؒ کی زیرنگرانی آپ نے تربیت پائی۔ ۱۱ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔ ۱۶ سال کے تھے کہ آپ کی بینائی جاتی رہی۔ مگر اس حادثے نے آپ کے عزم وثبات کو کسی طرح متزلزل نہیں ہونے دیا بلکہ اپنے دور کے علما کے علمی دروس واسباق میں اہتمام سے حاضر ہوتے رہے۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی کے علاوہ اپنے چچا علامۂ نجد شیخ عبداللہ بن عبداللطیف کے ہاں اپنے تعلیمی مراحل مکمل کیے، دریں اثنا مختلف علوم کے متون ومختصرات ازبر کرلئے۔ شیخ سعد بن عتیقؒ کے ہاں سے فقہ اور مصطلح الحدیث کا درس لیا۔ شیخ حمد بن فارسؒ سے لغت، نحو اور علومِ عربیہ کے اسباق پڑھے۔ بعد ازاں، تدریس علوم شرعیہ، فتویٰ نویسی اور وعظ وتذکیر میں مشغول ہوگئے اور ساتھ ہی کچھ حکومتی ذمہ داریوں سے بھی عہدہ برا ہوتے رہے۔ آپ سے بڑے بڑے علما نے کسبِ فیض کیا ہے جن میں فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن حمیدؒ، شیخ عبدالعزیز بن بازؒ اور شیخ سلیمان بن عبید وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔ ۲۰ رمضان ۱۳۸۹ھ کو بدھ کے روز آپ کی وفات ہوئی جبکہ آپ کی عمر ۷۸ سال ہوچکی تھی۔ آپ نے اپنے علمی ترکہ میں فتاویٰ اور رسائل و مسائل کا ایک بڑا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ جو بحمداللہ کئی جلدوں میں طبع ہوچکا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

www.KitaboSunnat.com

اس دور میں حالات بہت حد تک بدل چکے ہیں۔عورتوں کی بڑی تعداد نے حیا کی چادر اُتار پھینکی ہے۔دینی احکام کی پاسداری کے سلسلے میں یہ بڑی بے پرواہ اور بے فکر ہوتی جا رہی ہیں، اور روز بروز اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔اس بات سے شدید خوف آتا ہے کہ مسلمان قوم اپنی عریانی، بے پردگی، بے راہ روی اور آزاد روش کی بنا پر اللہ کی طرف سے کسی بدترین سزا اور سابقہ قوموں جیسے خوفناک انجام سے دوچار نہ ہو جائے۔

فی زمانہ مسلمان عورتوں نے بالعموم ایسے لباس پہننا شروع کر دیئے ہیں جو ان کے جسم کے نشیب وفراز اور اَنگ اَنگ کو ظاہر کرتے ہیں۔ان ملبوسات سے بازو، چھاتیاں، کمر اور کولہے سب نمایاں ہوتے ہیں۔مسلمان خواتین میں جو کپڑے روز بروز مقبول ہوتے جا رہے ہیں وہ اس قدر باریک اور مہین ہوتے ہیں کہ ان سے ان کے جسم کی رنگت تک جھلکتی ہے۔بازو بہت مختصر اور تنگ اور نیچے سے پنڈلیاں تک ننگی ہوتی ہیں۔ یقیناً یہ چیزیں فرنگیوں کی تقلید اور ان کے ساتھ والہانہ وارفتگی کا خوفناک نتیجہ ہیں۔موجودہ صورتحال انتہائی بے حیائی کی غماز ہے اور عام لوگ اس صورتِ حال پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔مسلم مردوں اور ذمہ داران کا یہ طرزِعمل اللہ کی حدود میں مداہنت، اللہ کی نافرمانی میں دلچسپی اور اُخروی انجام سے بے پروا لوگوں کی اطاعت کا نتیجہ ہے۔ یہ خاموشی کسی بڑی مصیبت کا پیش خیمہ اور کسی بڑے فساد کا دروازہ کھول سکتی ہے۔ان حالات میں انتہائی ضروری ہے کہ ایسی عادات کا غلط اور حرام ہونا واضح کیا جائے۔اُنہیں ان کے غلط اقدامات سے باز رکھنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

اختصار کے ساتھ ذیل میں اس مسئلہ کے بعض اہم پہلو پیش کیے جاتے ہیں:

1 یہ (بے پردگی اور عریانی) فرنگیوں اور غیر مسلموں کی تقلید ہے۔قرآن کریم کی بہت سی آیات اور احادیث میں غیر مسلموں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔جن سے واضح ہوتا ہے کہ کفار کی پیروی اور تقلید سے روکنا صاحبِ شریعت ﷺ کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد تھا۔شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی اہم تالیف اقتضاء الصراط المستقیم☆ في مخالفة

☆ اس کتاب کے کئی اُردو تراجم دستیاب ہیں، مثلاً 'اسلام اور غیر اسلامی تہذیب' ترجمہ: مولوی شمس تبریز خان، رفیق مجلس تحقیقات ونشریاتِ اسلام اور 'راہِ حق کے تقاضے' ناشر: مکتبہ سلفیہ لاہور، وغیرہ

www.KitaboSunnat.com

أصحاب الجحیم میں ایسے تمام نقصانات کا تذکرہ کیا ہے جو عجمیوں اور کفار کی تقلید سے سامنے آتے ہیں۔ شریعتِ مطہرہ نے کفار کے علاوہ عجمی، بدوی اور دیہاتی لوگوں کی مشابہت سے بھی منع کیا ہے اور اس ممانعت میں دورِ نبویؐ کے اعاجم و کفار کی طرح آج کے عجمی بھی شامل ہیں، بلکہ اس میں مسلمان عجمی بھی شامل ہیں جن سے سابقین اوّلین محفوظ تھے اور ان لوگوں کے رسوم و رواج اور بہت سے معمولات اس 'جاہلیتِ اولیٰ' کے زُمرے میں آتے ہیں جن میں لوگ قبل از اسلام مبتلا تھے۔ افسوسناک بات تو یہ ہے کہ اب تو عرب کی بھی ایک بڑی تعداد اپنی ان سابقہ جاہلیت والی عادات ورسوم کی طرف لوٹ رہی ہے۔

❷ عورت سرتا پا قابل ستر ہے، اور از روئے شریعت اس امر کی پابند ہے کہ اپنے آپ کو چھپائے، پردہ کرے اور کسی صورت بھی اپنے حسن و جمال، زیب و زینت، سنگھار اور مردوں کو فتنہ میں ڈالنے والے جسم کی نمائش نہ کرے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَاءِ الْمُؤمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ (الاحزاب:۵۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیں کہ اپنی چادریں اپنے اُوپر اوڑھے رکھا کریں۔''

اور فرمایا:

﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰى﴾ (الاحزاب:۳۳)

''اور سابقہ جاہلیت کی طرح اپنی زینت کا اظہار نہ کرتی پھریں۔''

اس دور میں رواج پانے والا فرنگی لباس کفار کی مشابہت کے علاوہ عورت کے جسم کو کسی طرح بھی چھپانے کی صلاحیت نہیں رکھتا بلکہ اس کے فتنہ ہائے جسم کو از حد نمایاں کرتا ہے۔ اس لباس کی یہ خصوصیت خود عورت اور اسے تاکنے والوں کو دھوکے اور فتنے میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ایسا لباس پہننے والی عورت رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی مصداق ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«صنفان من أمتي من أهل النار لم أرهما بعد: نساء كاسيات عاريات مائلات مميلات على رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة

www.KitaboSunnat.com

ولا يجدن ريحها ورجال معهم سياط مثل أذناب البقر يضربون بها الناس» (مسند احمد:۲/۳۵۵،صحیح مسلم:۲۱۲۸)

''میری اُمت میں سے دو طرح کے لوگ دوزخی ہوں گے، میں نے ابھی تک انہیں دیکھا نہیں ہے: ① ایسی عورتیں جو کپڑے پہنے ہوں گی مگر (حقیقت میں) بے لباس اور ننگی ہوں گی، (بے حیائی کی طرف) مائل اور دوسروں کو مائل کرنے والی ہوں گی۔ ان کے بالوں کی وضع ایسی ہوگی جیسے کہ بختی اونٹیوں کے ڈھلکے ہوئے کوہان ہوں، یہ جنت میں داخل نہ ہوں گی بلکہ اس کی خوشبو تک نہ پاسکیں گی اور ② مرد ہوں گے، ان کے ہاتھوں میں کوڑے ہوں گے جیسے کہ بیلوں کی دُمیں ہوتی ہیں، وہ ان سے لوگوں کو مارتے پھرتے ہوں گے۔''

اس حدیث کی شرح میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان عورتوں کے لباس اس قدر باریک اور مہین ہوں گے کہ ان کے جسم کی رنگت دکھاتے ہوں گے یا اس قدر تنگ اور چست ہوں گے کہ ان کے جسم کا انگ انگ ظاہر ہوتا ہوگا۔

عورت کا لباس ایسا ہونا چاہیے جو اس کے جسم کو پوری طرح چھپالے۔ کپڑا موٹا اور کھلا ہو جس سے اعضا کی جسامت نمایاں نہ ہو۔ مسلمان عورت کو اسلام کی ہدایت ہے کہ وہ اپنے آپ کو چھپائے اور پردہ کرے، کیونکہ وہ سراسر عَوْرَۃ ہے یعنی ستر اور چھپانے کی چیز۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے لیے حکم ہے کہ اللہ کے حضور نماز پڑھتے ہوئے بھی اپنا سر ڈھانپے، خواہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو، اور کوئی اجنبی اسے نہ بھی دیکھ رہا ہو، فرمانِ نبویؐ ہے:

لا يقبل الله صلاة حائض إلا بخمار (جامع ترمذی:۳۷۷)

''اللہ تعالیٰ کسی جوان بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔''

اس فرمان کا مفہوم اور تقاضا یہ ہے کہ شریعت نے جس تاکید سے عورت کو چھپنے کا حکم دیا ہے، اس طرح مردوں کو یہ حکم نہیں دیا۔ اور یہ خالص اللہ کا حق ہے، خواہ اسے کوئی اجنبی نہ بھی دیکھ رہا ہو۔ عورة (چھپانے کی چیز اور شرمگاہ) کا چھپانا اللہ عزوجل کا حق ہے، خواہ بندہ نماز میں نہ بھی ہو، یا اندھیرے میں ہو یا اکیلا ہو تب بھی ستر عورۃ واجب ہے۔ اسے ایسا لباس پہننا چاہیے جو اسے کما حقہ چھپا دے، اور اس سے جلد کی رنگت ظاہر نہ ہوتی ہو۔ بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولﷺ! اپنی شرم گاہوں کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ فرمایا:"احفظ عورتك إلا من زوجتك أو ما ملكت يمينك"
یعنی''اپنے ستر (اور شرمگاہ) کی حفاظت کر (اور اسے چھپا) سوائے اپنی بیوی یا لونڈی کے۔''
کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اگر لوگ اپنے ہی ہوں، تو فرمایا:
"فإن استطعت أن لا يرينها أحد فلا يرينها"
''جہاں تک تیری طاقت ہو کہ اسے کوئی اور نہ دیکھ سکے، تو اسے کوئی اور نہ دیکھے''۔
میں نے کہا: اگر آدمی اکیلا ہو۔ تو فرمایا:''الله أحق أن يستحيٰى منه"
''اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔'' (سنن ابوداؤد:۴۰۱۷)

بلکہ ایسا لباس بھی صریحاً منع ہے جو جسم کی نرمی، سختی یا اس کا حجم واضح کرتا ہو۔ امام احمدؒ نے سیدنا اسامہ بن زیدؓ کی ایک روایت نقل کی ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قبطی (مصری) کپڑا عنایت فرمایا جو معمولی موٹا تھا، یہ کپڑا آپ ﷺ کو دحیہ کلبیؓ نے ہدیہ کیا تھا۔ میں نے وہ کپڑا اپنی بیوی کو پہننے کو دے دیا۔ بعد میں آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا:''کیا بات ہے کہ تو نے وہ قبطی کپڑا پہنا نہیں؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسولﷺ! وہ میں نے اپنی بیوی کو پہنا دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «مُرها فلتجعل تحتها غِلالة إني أخاف أن تصف حجم عظامها» ''اسے کہنا کہ اس کے نیچے (بنیان کی طرح کوئی) زیر جامہ بھی استعمال کرے، مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کی ہڈیوں کا حجم جھلکے گا۔'' (مسند احمد:۵/۲۰۵)

فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ عورت کے لئے اپنا کمر بند کس کر باندھنا بھی درست نہیں ہے، جیسے کہ زُنار ہوتی ہے۔ چاہے وہ عورت نماز کے اندر ہو یا عام حالت میں، کیونکہ اس سے عورت کے اعضائے جسم اور کولہے وغیرہ بہت نمایاں ہوجاتے ہیں۔

فقہا تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ عورت کو اُٹھتے بیٹھتے ہوئے اپنے کپڑے بھی زیادہ سمیٹنے نہیں چاہئیں کیوں کہ اس سے اس کے جسم کے انگ نمایاں ہوجاتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ کی ان ہدایات کی روشنی میں آج ہم عورتوں کے اس لباس کا جائزہ لیں جو روز بروز مقبول ہوتا جارہا ہے، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ لباس تو کمر بند باندھنے اور کپڑے سمیٹنے سے کہیں بڑھ کر ہے، لہٰذا اس کی ممانعت اور اس سے احتراز کرنے کی زیادہ تاکید ہونی چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

۳ عورتوں کے مقبولیت پانے والے موجودہ لباسوں میں ایک قباحت یہ ہے کہ وہ مردوں کے لباس سے مشابہت رکھتے ہیں جسے اختیار کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے۔ حدیث میں ہے:

«لعن الله المُتَشَبِّهَات من النساء بالرجال ولعن الله المُتَشَبِّهِيْنَ من الرجال بالنساء» (معجم کبیر از طبرانی:۴۱۵۰)

''اللہ کی لعنت ہے، ایسی عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، اور اللہ کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اپنائیں۔''

دوسری روایت میں ہے:

«لعن الله المُتَخَنِّثِيْنَ من الرجال والمترجلات من النساء»

''اللہ کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو ہیجڑے بنتے ہیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اپنائیں۔'' (مصنف ابن ابی شیبہ:۲۳۶/۶)

جو عورت مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے، وہ آہستہ آہستہ ان کی عادات بھی اپنانے لگتی ہے، مثلاً کھلے عام باہر نکلنا، زینت کا اظہار کرنا، مردوں کی مجلسوں میں بیٹھنا۔ ان عادات کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایسی عورت کا جسم بھی ظاہر اور نمایاں ہوگا۔ عورت میں عموماً دوسروں سے ممتاز ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے جیسا کہ یہ عادات مردوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اِن عادات کی بنا پر عورت کا ایسے اعمال میں پڑ جانے کا شدید احتمال ہوتا ہے جو حیا اور نسوانی صفات اور حدود کے بالکل خلاف ہوں۔

بالکل اسی طرح جو مرد عورتوں کی مشابہت اور ان کی نقالی کرتے ہیں، وہ ان کی سی عادات بھی اپنانے لگتے ہیں حتی کہ ہیجڑہ پن اور تلون مزاجی ان کی مستقل عادت بن جاتی ہے بلکہ بعض تو بالکل عورتوں کا سا چال چلن اختیار کرلیتے ہیں۔ اللہ کی بے شمار رحمتیں اور سلامتی ہو اس ہستی پر جس نے اللہ کا دین ہمیں خوب واضح کرکے پہنچایا اور کامل طور پر اللہ کی امانت ادا فرمادی اور اُمت کی خیرخواہی میں قطعاً کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

ان اسلام دشمن فرنگیوں کے نقش قدم پر چلنے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مردوں عورتوں کی اکثریت بے محابا اکٹھے باہر آتے جاتے اور دفتروں میں اکٹھے کام کرتے ہیں۔ دکانوں اور بازاروں میں بھی اکٹھے کام کرتے ہیں، عورتیں بلا محرم اور بلا جھجک دوسروں کے ساتھ سفر کرتی نظر آتی

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور مردوں کا حال یہ ہے کہ عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کرتے اور ان کی گفتگو سے نسوانیت جھلکتی ہے، مردوں کا عورتوں کے مشابہ عادات اختیار کرنا بالکل ناجائز ہے، مثلاً داڑھیاں منڈانا، سونے کی انگوٹھیاں، سونے کی گھڑیاں، کڑے اور چین وغیرہ استعمال کرنا، ملبوسات میں سونے کے بٹن استعمال کرنا وغیرہ اور عورتوں جیسی چال ڈھال اختیار کرنا۔ پھر یہ مرد ہوتے ہوئے عورتوں کی طرح اپنی چادریں شلواریں لٹکاتے ہیں اور دوسری طرف عورتوں کا حال یہ ہے کہ ان کا لباس مختصر ہوتے ہوتے گھٹنے یا اس سے اوپر تک آرہا ہے، جس سے ان کی رانیں بالکل نمایاں (بلکہ عریاں) ہورہی ہوتی ہیں۔ ہم ان کی اس بے حیائی اور اللہ کی حرمتوں کی پامالی پر اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

۴ عورتوں کے اس قسم کے لباس کو بے دین لوگ خواہ کتنا ہی زیب و زینت قرار دیں، لیکن ان کا یہ خیال نرا باطل ہے، کیونکہ زینت حقیقت میں وہ ہے جس میں شرم وحیا موجود ہو، اور عورت اس میں باوقار نظر آئے۔ یقیناً لباس اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم نعمت ہے جس کا اللہ نے احسان جتلایا ہے۔ فرمایا: ﴿يَـٰبَنِىٓ ءَادَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَٰرِى سَوْءَٰتِكُمْ وَرِيشًا﴾ (الاعراف:۲۶) ''اے اولادِ آدم! ہم نے تم پر لباس اُتارا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا اور تمہارے لئے زینت ہے۔'' اور یہ کوئی زینت نہیں کہ انسان بے لباس اور برہنہ ہوجائے اور بے دین فرنگیوں کی نقالی کرنے لگے۔

بالفرض اگر اسے زینت سمجھ بھی لیا جائے تو ہر عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ جو اس کے جی میں آئے، اسے زینت اور سنگار کے نام سے اپنا لے۔ زینت کے بہت سے ایسے پہلو ہیں جو شریعت میں ممنوع بلکہ حرام ہیں اور ان کا مرتکب لعنت کا مستحق قرار پاتا ہے۔ جیسے واصلة اور مستوصلة (بال جوڑ کر لمبے کرنے اور کرانے والی مثلاً وِگوں کے ذریعے) نامصة اور مُتنمِّصة یعنی اپنے ابروؤں کو نوچ کر باریک بنانے اور بنوانے والی؛ واشرة اور مستوشرہ یعنی اپنے دانت باریک کرنے اور کروانے والی؛ واشمة اور مستوشمة جسم گودنے اور گدوانے والی، سب عورتوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ

www.KitaboSunnat.com

«لعن رسول الله ﷺ الوَاشِمَات والمُسْتوْشمات والمُتنمِّصَات والمُتفلِّجَات للحُسن المُغيِّرَاتِ لِخَلق الله» (صحیح بخاری:۵۹۳۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ایسی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں۔ تو اُنہوں نے کہا: میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہو، جبکہ وہ کام کتاب اللہ میں بھی ہو۔ وہ عورت کہنے لگی: میں نے ان دو گتوں کے درمیان سارا قرآن پڑھ ڈالا ہے، مجھے تو کہیں نہیں ملا جو آپ کہتے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: اگر تو نے توجہ سے پڑھا ہوتا تو ضرور پالیتی۔ کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر:۷)

''جو کچھ تمہیں رسول دے دیں وہ لے لو، اور جس سے منع کر دیں اس سے رُک جاؤ۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان اسب اُمور سے منع فرمایا ہے۔'' (صحیح بخاری:۴۸۸۶)

۵ عورتیں عقل و دانش اور دین کے لحاظ سے کمزور ہیں، ایسے ہی دینی علم اور عمل میں بھی قدرے ضعیف ہیں۔ چنانچہ ان میں فرنگیوں کی تقلید سے معاشرے میں جو شر اور فساد پھیل رہا ہے اس کی انتہا تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ آج ملکوں ملکوں میں جو فتنہ فساد پنپ رہا ہے، اس میں عورتوں کی بے راہ روی کا عمل دخل واضح ہے۔ صحیحین میں اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

«ما تركتُ بعدي على أمتي فتنة أضرّ على الرجال من النساء»
(صحیح بخاری:۵۰۹۶، صحیح مسلم:۲۷۴۰)

''میں نے اپنے بعد اپنی اُمت میں مردوں کیلئے عورتوں سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے۔''

☆ اسی طرح حضرت ابوسعید خدریؓ کی مرفوع روایت ہے:

«إن الدنيا حلوة خضرة وإن الله مستخلفكم فيها فينظر كيف تعملون فاتقوا الدنيا واتقوا النساء فإن أول فتنة بني اسرائيل كانت في النساء»

''یہ دنیا انتہائی شیریں اور سرسبز و شاداب ہے اور اللہ نے تمہیں اس میں جانشین بنایا ہے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم لوگ کیسے عمل کرتے ہو۔ سو تم دنیا سے اور عورتوں سے متنبہ رہو، بلا شبہ سب سے پہلا فتنہ جو بنی اسرائیل میں ظاہر ہوا تھا، وہ عورتوں ہی میں تھا۔'' (صحیح مسلم:۲۷۴۲)

www.KitaboSunnat.com

☆ اور حضرت ابوبکرؓ کی مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لن يُّفْلِحَ قوم وَلَّوْا أمرَهم امرأة» (صحیح بخاری:۴۴۲۵)

''وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملات عورتوں کے سپرد کردے۔''

☆ اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ

«هلكت الرجال إذا أطاعت النساء» (مسند احمد:۴۵/۵)

''جب مرعورتوں کی اطاعت کرنے لگیں گے تو ہلاک ہوجائیں گے۔''

☆ اور ایک حدیث میں یوں ہے:

«وما رأيت من ناقصات عقل ودين أغلب للب الرجل منكن»

''میں نے تم عورتوں سے بڑھ کر کم عقل اور ناقصِ دین کسی کو نہیں دیکھا جو کسی اچھے بھلے دانا مرد کی عقل کھو دیتی ہیں۔'' (مستدرک حاکم:۶۴۵/۴)

☆ ایک بار مشہور شاعر اعشٰی (عبداللہ بن اعور بازنی) نے اپنی ایک ملاقات میں آپ ﷺ کو اپنے کچھ اشعار سنائے، تو ان میں ایک مصرعہ یہ تھا: وَهُنَّ شُرُّ غالبٍ لِمَنْ غَلَبَ

''اور یہ عورتیں جس پر غالب آجائیں تو بہت بُری ہوتی ہیں۔''

تو آپ یہ مصرعہ بار بار دہرانے لگے۔ (معرفة الصحابة لابی نعیم:۳۳۱/۳)

الغرض ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ مردوں کو چاہئے کہ اپنی عورتوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں اور یہ جو عورتیں اسلامی حدود سے تجاوز کررہی ہیں، ان کے ہاتھ پکڑیں، اور اُنہیں کپڑوں کے نت نئے غیر اسلامی فیشن اپنانے سے منع کریں۔ اللہ کی حدود کے معاملے میں ان کے ساتھ ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ یاد رہے کہ یہ ذمہ داری مردوں پر شریعت اسلامیہ نے بھی واجب ٹھہرائی ہیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ (التحریم:۶)

''ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچا لو، جس کا ایندھن لوگ ہوں گے اور پتھر۔ اور اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تندخُو اور سخت ہیں، اللہ جو انہیں حکم

www.KitaboSunnat.com

دے، اس کی وہ قطعاً نافرمانی نہیں کرتے، بلکہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں وہ حکم دے دے۔''

علماے اُمت نے صراحت سے لکھا ہے کہ عورت کے نگران اور سرپرست پر واجب ہے کہ اسے حرام اُمور کے ارتکاب سے بچائے، چاہے وہ لباس کا سلسلہ ہو یا کچھ اور۔ اگر وہ باز نہ آئے تو ولی اسے تادیبی سزا بھی دے سکتا ہے، جیسا کہ فرمانِ نبوی ﷺ بھی ہے:

«كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته» (صحیح بخاری:۸۹۳)

''تم میں سے ہر شخص مسئول اور ذمہ دار ہے، اور ہر شخص سے اس کی زیرتولیت (رعیت) کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

الغرض معاشرتی تباہی کے اس سیلاب کے آگے بند باندھنا بہت ضروری ہے۔ اوّلاً تو حکام کو اس کا نوٹس لینا چاہیے، اور ساتھ ہی ان عورتوں کے والدین اور سرپرستوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیے اور پھر بذاتِ خود عورت بھی اپنے گھر اور بہو بیٹیوں کی ذمہ دار ہے، اس اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے کیونکہ اس سے روزِ قیامت ان اُمور کی پوچھ گچھ ہوگی اور اہل علم کو بھی چاہئیے کہ لوگوں کو ان مسائل سے آگاہ کریں اور انہیں بُرے انجام سے ڈرائیں۔ بالخصوص جو لوگ سعودی حکومت میں شعبہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے وابستہ ہیں، ان کا تو فرضِ منصبی ہے کہ ان اُمور کی برائی واضح کریں، اور ان کے خاتمہ کے لیے بھرپور محنت کریں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ان ظاہر و پوشیدہ گمراہ کن فتنوں سے بچائے رکھے۔ اپنے دین کی نصرت فرمائے اور اس کا کلمہ سربلند ہو، دین کے دشمنوں کو ذلیل وخوار کرے، بلاشبہ وہ بڑا ہی سخی اور مہربان ہے۔

**ایک غلط خبر کی اصلاح:** ماہنامہ محدث کے شمارۂ جون کے صفحہ نمبر ۸۶ پر جامعہ منتظر کے بارے میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ وہاں ایک خبر کے ردعمل میں روزنامہ 'دن' کے دفتر پر مسلح کاروائی کی منصوبہ بندی کی گئی تھی جبکہ جامعہ مذکورہ کے ذمہ داران نے اس خبر کی پرزور تردید کی ہے۔

صاحبِ مضمون ابوالحسن علوی اور دیگر مضمون نگاروں کو اپنے مضامین میں پیش کردہ واقعات کو پوری جانچ پڑتال کے بعد درج کرنا چاہئے کیونکہ کسی بھی اشاعتی ادارہ کے لئے تمام واقعات اور حوالہ جات کی از سر نو تصدیق کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ بہرطور غلط فہمی کی بنا پر شائع ہونے والی اس خبر پر جامعہ مذکورہ کی تردید کو معتبر قرار دیتے ہوئے قارئین 'محدث' سے گذارش ہے کہ متعلقہ صفحہ پر مذکورہ واقعہ کی اصلاح کر لیں۔ ادارہ

www.KitaboSunnat.com